ترجمہ قرآن مجید

مع صرفی و نحوی تشریح

افادات: حافظ احمد یار مرحوم

ترتیب وتدوین: لطف الرحمٰن خان

سورۂ آل عمران (مسلسل)

آیات ۱ تا ۴

﴿الٓمّٓ ۝ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۝ نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۝ مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ۬ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝﴾

ن ق م

نَقَمَ (ض) نَقْمًا: (۱) کسی چیز کی کوئی چیز بری لگنا۔ (۲) سزا دینا۔ ﴿وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ﴾ (التوبۃ:۷۴) ''اور ان کو برا نہیں لگا سوائے اس کے کہ ان کو مال دار کیا اللہ نے اور اس کے رسول نے''۔

اِنْتَقَمَ (افتعال) اِنْتِقَامًا: اہتمام سے سزا دینا' بدلہ لینا' آیت زیر مطالعہ۔

مُنْتَقِمٌ (اسم الفاعل): بدلہ لینے والا۔ ﴿اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ ۝﴾ (السجدۃ) ''یقیناً ہم مجرموں سے بدلہ لینے والے ہیں''۔

ترکیب : ''مُصَدِّقًا'' حال ہے ''اَلْكِتٰبَ'' کا اور ''يَدَيْهِ'' کی ضمیر بھی ''اَلْكِتٰبَ'' کے لیے ہے جس پر لام تعریف ہے۔ ''هُدًى'' حال ہے ''التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ'' کا۔ ''وَاللّٰهُ'' مبتدا ہے۔ ''عَزِيْزٌ'' اس کی خبر اوّل ہے اور ''ذُو انْتِقَامٍ'' خبر ثانی ہے۔

ترجمہ:

اَللّٰهُ : اللہ	لَآ اِلٰهَ : کسی قسم کا کوئی الٰہ نہیں ہے
اِلَّا : سوائے اس کے کہ	هُوَ : وہ ہے
الْحَيُّ : جو (حقیقتاً) زندہ ہے	الْقَيُّوْمُ : جو (حقیقی) نگران وکفیل ہے
نَزَّلَ : اس نے بتدریج اُتارا	عَلَيْكَ : آپ پر
الْكِتٰبَ : اِس کتاب کو	بِالْحَقِّ : حق کے ساتھ
مُصَدِّقًا : تصدیق کرنے والی ہوتے ہوئے	لِّمَا : اس کی جو
بَيْنَ يَدَيْهِ : اس سے پہلے ہے	وَاَنْزَلَ : اور اس نے اتارا
التَّوْرٰىةَ : تورات کو	وَالْاِنْجِيْلَ : اور انجیل کو
مِنْ قَبْلُ : اس سے پہلے	هُدًى : ہدایت ہوتے ہوئے
لِّلنَّاسِ : لوگوں کے لیے	وَاَنْزَلَ : اور (پھر) اس نے اتارا
الْفُرْقَانَ : خوب فرق واضح کرنے والے کو	اِنَّ الَّذِيْنَ : بے شک جنہوں نے
كَفَرُوْا : انکار کیا	بِاٰيٰتِ اللّٰهِ : اللہ کی آیتوں کا
لَهُمْ : ان کے لیے ہے	عَذَابٌ شَدِيْدٌ : ایک سخت عذاب
وَاللّٰهُ : اور اللہ	عَزِيْزٌ : بالادست ہے
ذُو انْتِقَامٍ : بدلہ لینے والا ہے	

آیات ۵، ۶

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ﴿٥﴾ هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٦﴾﴾

ترجمہ:

اِنَّ اللّٰہَ : بے شک اللہ
لَا یَخْفٰی : پوشیدہ نہیں ہوتی
عَلَیْہِ : اس سے
شَیْءٌ : کوئی چیز
فِی الْاَرْضِ : زمین میں
وَلَا فِی السَّمَآءِ : اور نہ ہی آسمان میں
ھُوَ الَّذِیْ : وہ ہے جو
یُصَوِّرُکُمْ : شکل دیتا ہے تم لوگوں کو
فِی الْاَرْحَامِ : رحموں میں
کَیْفَ : جیسی
یَشَآءُ : وہ چاہتا ہے
لَآ اِلٰہَ : کوئی الٰہ نہیں ہے
اِلَّا : سوائے اس کے کہ
ھُوَ : وہ ہے
الْعَزِیْزُ : جو بالادست ہے
الْحَکِیْمُ : جو حکمت والا ہے

آیت ۷

﴿ھُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ مِنْہُ اٰیٰتٌ مُّحْکَمٰتٌ ھُنَّ اُمُّ الْکِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِھٰتٌ ۭ فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِھِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَہَ مِنْہُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَۃِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِہٖ ۚ وَمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَہٗٓ اِلَّا اللّٰہُ ۘ وَالرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِہٖ ۙ کُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَمَا یَذَّکَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝﴾

ر س خ

رَسَخَ (ن) رُسُوْخًا : اپنی جگہ گڑ جانا، جم جانا۔
رَاسِخٌ (اسم الفاعل) : گڑ جانے والا، جم جانے والا۔ آیت زیر مطالعہ۔

ز ی غ

زَاغَ (ض) زَیْغًا : کسی چیز کی سیدھ یعنی صحیح سمت سے کسی ایک طرف مائل ہو جانا یا جھک جانا۔ اس بنیادی مفہوم کے ساتھ متعدد معانی میں آتا ہے۔ (۱) ٹیڑھا ہونا۔ (۲) بہک جانا۔ ﴿وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ﴾ (الاحزاب: ۱۰) ''اور جب کج ہوئیں (یعنی پتھرا گئیں) آنکھیں۔'' ﴿اَمْ زَاغَتْ عَنْھُمُ الْاَبْصَارُ ۝﴾ (صٓ) ''یا بہک گئیں ان سے آنکھیں۔''
زَیْغٌ (اسم ذات) : ٹیڑھ، کجی۔ آیت زیر مطالعہ۔

اَزَاغَ (افعال) اِزَاغَةً : ٹیڑھا کرنا' بہکانا۔ ﴿فَلَمَّا زَاغُوْا اَزَاغَ اللّٰہُ قُلُوْبَھُمْ﴾ (الصّف:۵) ''پھر جب وہ لوگ بہکے تو ٹیڑھا کیا اللہ نے ان کے دلوں کو۔''

ترکیب : ''اٰیٰتٌ مُّحْکَمٰتٌ'' مبتدأ مؤخر نکرہ ہے' اس کی خبر محذوف ہے اور ''مِنْهُ'' قائم مقام خبر مقدم ہے۔ ''هُنَّ'' مبتدأ ہے اور یہ ضمیر ''اٰیٰتٌ مُّحْکَمٰتٌ'' کے لیے ہے۔ ''اُمُّ الْکِتٰبِ'' اس کی خبر ہے۔ ''اُمُّ'' اسم جنس کے طور پر آیا ہے اس لیے یہ واحد لفظ جمع (هُنَّ) کی خبر دے رہا ہے۔ ''اُخَرُ'' جمع ہے ''اُخْرٰی'' کی اور مبتدأ ہے۔ ''مُتَشٰبِهٰتٌ'' اس کی خبر ہے۔ ''اِبْتِغَاءَ'' حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ ''مَا تَشَابَهَ مِنْهُ'' میں ''مِنْهُ'' کی ضمیر ''الْکِتٰبَ'' کے لیے ہے۔ اگر ''اٰیٰت'' کے لیے ہوتی تو ''مِنْهَا'' آتا۔

ترجمہ:

هُوَ الَّذِیْٓ: وہ ہے جس نے	اَنْزَلَ: اتاری
عَلَیْكَ: آپ پر	الْکِتٰبَ: یہ کتاب
مِنْهُ: اس میں ہیں	اٰیٰتٌ مُّحْکَمٰتٌ: پختہ کی ہوئی (یعنی واضح) آیات
هُنَّ: یہ سب	اُمُّ الْکِتٰبِ: اس کتاب کی اصل ہیں
وَاُخَرُ: اور دوسری	مُتَشٰبِهٰتٌ: باہم ملنے جلنے والی (یعنی غیر واضح) ہیں
فَاَمَّا الَّذِیْنَ: پس وہ جو ہیں	فِیْ قُلُوْبِهِمْ: جن کے دلوں میں
زَیْغٌ: کجی ہے	فَیَتَّبِعُوْنَ: تو وہ لوگ پیچھا کرتے ہیں
مَا: اس کا جو	تَشَابَهَ: باہم ملتا جلتا (یعنی غیر واضح) ہوا
مِنْهُ: اس میں سے	اِبْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ: آزمائش کی جستجو کرتے ہوئے
وَابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِهٖ: اور اس کی تعبیر کی جستجو کرتے ہوئے	وَمَا یَعْلَمُ: اور کوئی نہیں جانتا
تَاْوِیْلَهٗٓ: اس کی تعبیر کو	اِلَّا: سوائے

اللّٰهُ :اللہ کے
وَالرّٰسِخُوْنَ :اور جم جانے والے
فِی الْعِلْمِ :علم میں
یَقُوْلُوْنَ : کہتے ہیں
اٰمَنَّا : ہم ایمان لائے
بِہٖ :اس پر
کُلٌّ :سب (کا سب)
مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا : ہمارے رب کے پاس سے (آیا) ہے
وَمَا یَذَّکَّرُ :اور نصیحت نہیں حاصل کرتے
اِلَّآ :مگر
اُولُوا الْاَلْبَابِ : تعصبات سے پاک عقل والے

نوٹ :محکم آیات سے مراد وہ آیات ہیں جن کے مفہوم میں کسی اشتباہ کی گنجائش نہیں ہے۔ جبکہ متشابہات وہ آیات ہیں جن کے مفہوم میں اشتباہ کی گنجائش ہے۔قرآن مجید میں متشابہات کوجگہ دینے کی کیا وجہ ہے' اس کو سمجھ لیں۔

اس کائنات میں بے شمار حقائق ایسے ہیں جو ہمارے حواسِ خمسہ کے دائرے کے باہر ہیں۔ یہ وہ چیزیں ہیں جن کو نہ ہم نے کبھی دیکھا' نہ سنا' نہ سونگھا اور نہ ہی کبھی چھوا۔اس وجہ سے ان چیزوں کے لیے کسی بھی انسانی زبان میں ایسے الفاظ موجود نہیں ہیں جن کو استعمال کرنے سے ان کا حقیقی تصور ہمارے ذہن میں واضح ہو سکے۔ دوسری طرف انسانیت کی فلاح و بہبود کا تقاضا ہے کہ ایسے حقائق کے متعلق کم ازکم ضروری معلومات انسان کو فراہم کی جائیں۔ اس مقصد کے حصول کے لیے ضروری ہے کہ ایسے الفاظ استعمال کیے جائیں جو اصل حقیقت سے قریب تر مشابہت رکھنے والی معلوم چیزوں کے لیے انسانی زبان میں رائج ہیں۔

آیات ۸'۹

﴿رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿۸﴾ رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ﴿۹﴾﴾

ل د ن

لَدُنَ (ک) لَدَانَةً :نرم ہونا۔

لَدُنْ (یہ ظرفِ زمان اور ظرفِ مکان ہے) : (۱) کسی کام کی ابتداء کا وقت۔ (۲) کسی کے خزانے میں، کسی کے پاس۔ آیت زیر مطالعہ۔

و ہ ب

وَھَبَ (ف) وَھْبًا اور ھِبَۃً : کسی استحقاق یا معاوضہ کے بغیر دینا، بخش دینا، عطا کرنا۔ ﴿وَوَھَبْنَا لَہٗ اِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ ؕ﴾ (الانعام:٨٤) ''اور ہم نے عطا کیا ان کو اسحٰق اور یعقوبؑ۔''

ھَبْ (فعل امر) : تو عطا کر۔ آیت زیر مطالعہ۔

وَھَّابٌ (فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ) : بہت زیادہ اور بار بار عطا کرنے والا۔ آیت زیر مطالعہ۔

ترکیب : ''رَبَّنَا'' گزشتہ آیت میں ''یَقُوْلُوْنَ'' پر عطف ہے۔ اس لیے اس سے پہلے ''وَیَقُوْلُوْنَ'' محذوف مانا جائے گا جس کی ضمیر فاعلی ''ھُمْ'' اَلرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ'' کے لیے ہے۔ ''اَلْوَھَّابُ'' سے پہلے ''اَنْتَ'' ضمیر فاصل ہے۔ ''لِیَوْمٍ'' نکرہ مخصوصہ ہے۔

ترجمہ:

رَبَّنَا : (اور وہ لوگ کہتے ہیں) اے ہمارے ربّ	لَا تُزِغْ : تو ٹیڑھا مت کر
قُلُوْبَنَا : ہمارے دلوں کو	بَعْدَ اِذْ : اس کے بعد کہ جب
ھَدَیْتَنَا : تو نے ہدایت دی ہم کو	وَ : اور
ھَبْ : تو عطا کر	لَنَا : ہم کو
مِنْ لَّدُنْکَ : اپنے خزانے سے	رَحْمَۃً : رحمت
اِنَّکَ : بے شک تو	اَنْتَ الْوَھَّابُ : ہی بے انتہا عطا کرنے والا ہے
رَبَّنَآ : (اور وہ کہتے ہیں) اے ہمارے ربّ	اِنَّکَ : یقیناً تو
جَامِعُ النَّاسِ : لوگوں کو جمع کرنے والا ہے	لِیَوْمٍ : ایک ایسے دن کے لیے

لَآ رَيْبَ : کسی قسم کا کوئی شک نہیں ہے   فِيْهِ : جس میں
اِنَّ اللّٰهَ : بے شک اللہ   لَا يُخْلِفُ : خلاف نہیں کرتا
الْمِيْعَادَ : وعدے کے

آیات ۱۰ تا ۱۲

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمْ وَقُوْدُ النَّارِ ۝ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ ۭ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝﴾

د ء ب

دَاَبَ (ف) دَاْبًا : کسی کام کو لگا تار کرنا' کسی راستے پر مسلسل چلنا۔

دَاْبٌ (اسم ذات بھی ہے) : عادت' دستور۔ آیت زیر مطالعہ۔

دَاْبٌ : لگا تار' مسلسل۔ ﴿تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِيْنَ دَاَبًا ۚ﴾ (یوسف:۴۷) ''تم لوگ کھیتی کرو گے سات سال لگا تار''

دَآئِبٌ (اسم الفاعل) : لگا تار کرنے والا' مسلسل چلنے والا۔ ﴿وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَيْنِ ۚ﴾ (ابرھیم:۳۳) ''اور اس نے مسخر کیا تمہارے لیے سورج کو اور چاند کو مسلسل چلنے والا ہوتے ہوئے۔''

ذ ن ب

ذَنَبَ (ض۔ن) ذَنْبًا : کسی کی دُم پر پیر رکھنا' ایسا کام کرنا جس کا برا نتیجہ نکلے۔

ذَنْبٌ ج ذُنُوْبٌ : جرم' گناہ۔ ﴿غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ﴾ (المؤمن:۳) ''گناہ کو بخشنے والا اور توبہ کو قبول کرنے والا۔''

ذَنُوْبٌ (فَعُوْلٌ کے وزن پر مبالغہ) : بھیانک انجام' برا نتیجہ۔ ﴿فَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا﴾ (الذّریت:۵۹) ''پس یقیناً ان لوگوں کے لیے جنہوں نے ظلم کیا ایک بھیانک انجام ہے''

ترکیب : ''لَنْ تُغْنِيَ'' کا فاعل ''اَمْوَالُهُمْ'' اور ''اَوْلَادُهُمْ'' ہیں۔ یہ جمع مکسر ہیں

اس لیے فعل واحد مونث آیا ہے۔ "اُولٰٓئِكَ" کے بعد "هُمْ" ضمیر فاصل ہے۔ "كَدَاْبِ" سے "بِاٰيٰتِنَا" تک "كَفَرُوْا" کا بدل یعنی وضاحت ہے۔ اسی طرح "كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا" پورا جملہ "كَدَاْبِ" کا بدل ہے۔ "بِذُنُوْبِهِمْ" کا "با" سببیہ ہے۔

ترجمہ:

اِنَّ الَّذِيْنَ : یقیناً وہ لوگ جنہوں نے	كَفَرُوْا : کفر کیا
لَنْ تُغْنِيَ : ہرگز کفایت نہ کریں گے	عَنْهُمْ : ان کو
اَمْوَالُهُمْ : ان کے مال	وَلَآ اَوْلَادُهُمْ : اور نہ ہی ان کی اولادیں
مِّنَ اللّٰهِ : اللہ سے	شَيْئًا : کچھ بھی
وَاُولٰٓئِكَ : اور وہ لوگ	هُمْ : وہی
وَقُوْدُ النَّارِ : آگ کا ایندھن ہیں	كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ : فرعون کے پیروکاروں کی عادت کے مطابق
وَالَّذِيْنَ : اور ان لوگوں کی جو	مِنْ قَبْلِهِمْ : ان سے پہلے تھے
كَذَّبُوْا : (کہ) انہوں نے جھٹلایا	بِاٰيٰتِنَا : ہماری نشانیوں کو
فَاَخَذَ : تو پکڑا	هُمُ : ان کو
اللّٰهُ : اللہ نے	بِذُنُوْبِهِمْ : ان کے گناہوں کے سبب سے
وَاللّٰهُ : اور اللہ	شَدِيْدُ الْعِقَابِ : سخت گرفت کرنے والا ہے
قُلْ : آپ کہہ دیجیے	لِّلَّذِيْنَ : ان لوگوں سے جنہوں نے
كَفَرُوْا : کفر کیا	سَتُغْلَبُوْنَ : تم لوگ مغلوب ہو گے
وَتُحْشَرُوْنَ : اور تم لوگ اکٹھا کیا جاؤ گے	اِلٰى جَهَنَّمَ : جہنم کی طرف
وَبِئْسَ الْمِهَادُ : اور کتنا برا ٹھکانہ ہے (وہ)	

آیت ۱۳

﴿قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ فِيْ فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ۭ فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاُخْرٰى كَافِرَةٌ يَّرَوْنَهُمْ مِّثْلَيْهِمْ رَاْيَ الْعَيْنِ ۭ وَاللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ﴿۱۳﴾﴾

ع ب ر

عَبَرَ (ن) عَبْرًا: کسی ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچ جانا۔ اس بنیادی مفہوم کے ساتھ متعدد معانی میں آتا ہے۔ (۱) کسی وادی یا دریا کو پار کرنا' عبور کرنا۔ (۲) کسی واقعہ کو دیکھ کر ان دیکھے نتیجہ تک پہنچ جانا' نصیحت حاصل کرنا' عبرت پکڑنا۔ (۳) خواب سن کر اس کی حقیقت تک پہنچ جانا' تعبیر بتانا۔ ﴿اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْيَا تَعْبُرُوْنَ ﴿۴۳﴾﴾ (یوسف) ''اگر تم لوگ خواب کی تعبیر بتاتے ہو۔''

عِبْرَةٌ (اسم ذات): نصیحت' عبرت۔ آیت زیر مطالعہ۔

عَبَرَ (ف) عَبْرًا: کسی جگہ سے گزر جانا' سفر کرنا۔

عَابِرٌ (فَاعِلٌ کے وزن پر اسم الفاعل): گزرنے والا' سفر کرنے والا۔ ﴿اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ﴾ (النساء: ۴۳) ''سوائے اس کے کہ کسی راستے کا گزرنے والا۔''

اِعْتَبَرَ (افتعال) اِعْتِبَارًا: اہتمام سے عبرت پکڑنا۔

اِعْتَبِرْ (فعل امر): تو عبرت پکڑ۔ ﴿فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ ﴿۲﴾﴾ (الحشر) ''پس تم لوگ عبرت پکڑو' اے بصیرت والو۔''

ترکیب: ''کَانَ'' کا اسم ''اٰيَةٌ'' مؤنث غیر حقیقی ہے اس لیے ''کَانَتْ'' کے بجائے ''کَانَ'' بھی جائز ہے۔ ''فِئَتَيْنِ'' نکرہ موصوفہ ہے اور ''اِلْتَقَتَا'' اس کی صفت ہے۔ اس کا مادہ ل ق ی ہے اور یہ بابِ افتعال کے ماضی کا تثنیہ مؤنث غائب کا صیغہ ہے۔ ''يَرَوْنَ'' کا فاعل اس میں شامل ''هُمْ'' کی ضمیر ہے جبکہ اس کے آگے ''هُمْ'' ضمیر مفعولی ہے۔ ان کے مراجع کے متعدد امکانات ہیں۔ ہماری ترجیح یہ ہے کہ ضمیر فاعلی کافروں کے لیے اور ضمیر مفعولی مسلمانوں کے لیے مانی جائے۔

''مِثْلٌ'' کا تثنیہ ''مِثْلَانِ' يَرَوْنَ'' کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہو کر ''مِثْلَيْنِ''

تھا۔ پھر مضاف ہونے کی وجہ سے نون گرا تو ''مِثْلَيْهِمْ'' آیا۔ ''رَاْيَ الْعَيْنِ'' مرکب اضافی ہے اور مفعول مطلق ہے اس لیے ''رَاْيًا'' آیا پھر مضاف ہونے کی وجہ سے تنوین ختم ہوئی تو ''رَاْيَ'' استعمال ہوا۔ ''لَعِبْرَةً'' اِنَّ'' کا اسم ہے۔

ترجمہ:

قَدْ كَانَ : ہو چکی ہے — لَكُمْ : تمہارے لیے
اٰيَةٌ : ایک نشانی — فِيْ فِئَتَيْنِ : دو جماعتوں میں جو
الْتَقَتَا : آمنے سامنے ہوئیں — فِئَةٌ : ایک جماعت
تُقَاتِلُ : قتال کرتی ہے — فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ : اللہ کی راہ میں
وَاُخْرٰى : اور دوسری — كَافِرَةٌ : کافر ہے
يَرَوْنَهُمْ : وہ لوگ سمجھتے ہیں ان کو — مِّثْلَيْهِمْ : اپنے کی دو مثالیں (یعنی دوگنا)
رَاْيَ الْعَيْنِ : آنکھوں کا دیکھنا (یعنی آنکھوں دیکھے) — وَاللّٰهُ : اور اللہ
يُؤَيِّدُ : تائید کرتا ہے — بِنَصْرِهٖ : اپنی مدد سے
مَنْ : اس کی جسے — يَّشَآءُ : وہ چاہتا ہے
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ : بے شک اس میں — لَعِبْرَةً : ایک عبرت ہے
لِّاُولِي الْاَبْصَارِ : بصیرت والوں کے لیے

ڈاکٹر اسرار احمد کی مقبول عام تالیف

مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق

اشاعت خاص: 30 روپے اشاعت عام: 15 روپے